بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم الاتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ - ۲۵ صلح ۱۳۴۹ہش - ۲۵ جنوری ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ حضور کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمدللہ۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؛

ربوہ ۲۴ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ پڑھائی ۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سورہ توبہ کی آیات ۲۰ تا ۲۲ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّھُمْ فِیْھَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ کی بہت لطیف تفسیر بیان فرمائی ۔ حضور نے واضح فرمایا کہ انسان میں رضائے الٰہی کے حصول اور اس میں درجہ بدرجہ ترقی کرتے چلے جانے کی خواہش پیدا کی گئی ہے ۔ انسان خود اُس کے قویٰ اور طاقتیں محدود ہیں اس کے بالمقابل رضائے الٰہی غیر محدود ہے ۔ بظاہر یہ ممکن نظر نہیں آتا کہ انسان اپنے محدود قویٰ اور محدود صلاحیتوں سے کام لے کر غیر محدود رضائے الٰہی حاصل کرتا چلا جائے لیکن اگر انسان اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لے اور اس تعلق کو بڑھاتا چلا جائے تو وہ خدا عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ کے ماتحت اسے اپنی رضا سے نوازتا چلا جائے گا اور اُس کے لئے لامتناہی ترقیات کا حصول ممکن بنا دے گا ۔

میری بہو عزیزہ قانتہ شاہدہ صاحبہ ایم ۔ اے (عربی) اہلیہ عزیزم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم ۔ اے کو اللہ تعالیٰ نے ایم ۔ اے کے دوسرے امتحان یعنی ایم ۔ اے (اسلامیات) میں بھی کامیاب فرما دیا ہے عزیزہ ۴۶۴ نمبر لیکر اس امتحان میں اعلیٰ سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئی ہیں، الحمدللہ ۔ عزیزہ واقفۂ زندگی ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بڑھ چڑھ کر خدمتِ دین کی توفیق بخشے آمین

(خاکسار ابوالعطاء)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصل مقصود انسان کا یہی ہونا چاہیئے کہ قرآن شریف کی تعلیم کے موافق احکامِ الٰہی پر پابندی نصیب ہو

تزکیۂ نفس حاصل ہو، خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت دِل میں بیٹھ جائے اور گناہ سے نفرت ہو

"اپنا مدعا اور مقصود ہمیشہ یہ ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق تزکیۂ نفس حاصل ہو اور اس کی مرضی کے موافق تقویٰ حاصل ہو اور کچھ ایسے اعمالِ حسنہ میسّر آجاویں کہ وہ راضی ہو جائے ۔ پس جس وقت وہ راضی ہو گا تب اُس وقت ایسے شخص کو اپنے مکالمات سے مشرف کرنا اگر اس کی حکمت اور مصلحت تقاضا کرے گی تو وہ خود عطا کر دے گا ۔ اصل مقصود اس کو ہرگز نہیں ٹھہرانا چاہیئے کہ یہی ہلاکت کی جڑ ہے بلکہ اصل مقصود یہی ہونا چاہیئے کہ قرآن شریف کی تعلیم کے موافق احکامِ الٰہی پر پابندی نصیب ہو اور تزکیۂ نفس حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت دِل میں بیٹھ جائے اور گناہ سے نفرت ہو ۔ خدا تعالیٰ نے بھی یہی دعا سکھائی ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۔ پس اس جگہ خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ تم یہ دعا کرو کہ ہمیں الہام ہو بلکہ یہ فرمایا ہے کہ تم یہ دعا کرو کہ راہِ راست ہمیں نصیب ہو، ان لوگوں کے راہ جو آخر کار خدا تعالیٰ کے انعام سے مشرف ہو گئے ۔ بندہ کو اس سے کیا مطلب ہے کہ وہ الہام کا خواہش مند ہو اور نہ بندہ کی اس میں کچھ فضیلت ہے بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے نہ بندہ کا عملِ صالح تا اس پر اجر کی توقع ہو۔" (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۷ء صٓ)

"نماز کا (جو مومن کی معراج ہے) مقصود یہی ہے کہ اس میں دعا کی جاوے اور اسی لئے ام الادعیہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ دعا مانگی جاتی ہے۔" (الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء صہ۱۱)

"ہونا چاہیئے اَور شئے ہے اور ہے اَور شئے ہے ۔ اس ہے کا علم سوائے دعا کے نہیں حاصل ہوتا عقل سے کام لینے والے ہے کے علم کو نہیں پا سکتے ۔ اسی لئے ہے خدا را بخدا تواں شناخت ۔ لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ کے یہی معنی ہیں کہ وہ صرف عقلوں کے ذریعہ سے شناخت نہیں کیا جا سکتا بلکہ خود بخود وجود ذریعے (اس نے) بتلائے ہیں ان سے ہی اپنے وجود کو شناخت کرواتا ہے اور اس امر کے لئے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ جیسی اور کوئی دعا نہیں ؛" (البدر ۸ مارچ ۱۹۰۴ء صٓ)

شمالی امریکہ میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا اعتراف

کلیولینڈ جس کا شمار امریکہ کے بڑے بڑے شہروں میں ہوتا ہے ہمارا ایک عرصہ سے مشن قائم ہے ۔ اس جگہ مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب بنگالی بطور مبلغ کام کرتے ہیں ۔ ایک تقریب پر جبکہ مکرم چوہدری صاحب نے کلیولینڈ کے میئر کو سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا تو میئر نے بھی جماعت کی تبلیغی مساعی کا اعتراف کرتے ہوئے مکرم چوہدری صاحب کو کلیولینڈ کے شہر کی چابی پیش کی جو ایک بہت بڑا اعزاز ہے ۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے وہاں کی جماعت کے لئے بڑی برکات اور عظیم کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے ۔ آمین ؛

(وکالتِ تبشیر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ر صلح ۱۳۴۹ ہش

الہام

ایک مسلمان ادیب نے شوخی سے کہا ہے کہ ہندوستان میں دو کتابیں الہامی ہیں ایک وید اور دوسری دیوانِ غالب۔ دراصل یہ بات اس نے انگریزی لفظ inspiration سے متاثر ہو کر کہی ہے جو عام طور پر ایسے کلام کے متعلق کہی جاتی ہے جو عام ادبی سطح سے زیادہ بلیغ اور فصیح ہوتا ہے۔ لیکن الہام ایک اسلامی اصطلاح ہے جو صرف ایسے کلام پر دلالت کرتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نبی یا کسی ولی کے دل میں ڈالا جاتا ہے یا زبان پر وارد ہوتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے وید اور دیوانِ غالب کو ایک ہی لحاظ سے الہامی کہنا صحیح نہیں ہے۔ کلامِ غالب اگر عام ادبی سطح سے بلند ہے تو وہ اس معنی میں الہام نہیں ہے جس معنی میں وید الہامی کلام سمجھا جاتا ہے وید کو ہم بھی خدا تعالےٰ کا کلام مانتے ہیں اگرچہ اب اس میں تحریف ہو چکی ہو بہرحال وید جو ہندوؤں کی بنیادی مذہبی کتاب ہے فی الاصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو رشیوں پر نازل ہوئی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ رشی جن پر وید کی کتابیں نازل ہوئیں نبی اللہ تھے۔ بعد میں ان میں تحریفیں ہو گئی ہیں۔ بہرحال دیوانِ غالب کو ویدوں کی سطح پر الہامی کہنا صحیح نہیں ہے۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی سے ایک طویل اقتباس درج کرتے ہیں جس سے دونوں قسم کے الہاموں کا فرق واضح ہوتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

"الہام کے لفظ سے اس جگہ یہ مراد نہیں ہے کہ سوچ اور فکر کی کوئی بات دل میں پڑ جائے جیسا کہ جب شاعر شعر کے بنانے میں کوشش کرتا ہے یا ایک مصرع بنا کر دوسرا سوچتا رہتا ہے تو دوسرا مصرع دل میں پڑتا ہے۔ سو یہ دل میں پڑ جانا الہام نہیں ہے بلکہ یہ خدا کے قانونِ قدرت کے موافق اپنے فکر اور سوچ کا ایک نتیجہ ہے جو شخص اچھی باتیں سوچتا ہے یا بُری باتوں کے لئے فکر کرتا ہے اس کی تلاش کے موافق کوئی بات ضرور اسکے دل میں پڑ جاتی ہے۔ ایک شخص مثلاً نیک اور راست باز آدمی ہے جو سچائی کی حمایت میں چند شعر بناتا ہے اور دوسرا شخص جو ایک گندہ اور پلید آدمی ہے اپنے شعروں میں جھوٹ کی حمایت کرتا ہے اور راست بازوں کو گالیاں نکالتا ہے تو بلاشبہ یہ دونوں کچھ نہ کچھ شعر بنا لیں گے بلکہ کچھ تعجب نہیں کہ وہ راست بازوں کا دشمن جو جھوٹ کی حمایت کرتا ہے بباعث دائمی مشق کے اس کا شعر عمدہ ہو۔ سو اگر صرف دل میں پڑ جانے کا نام الہام ہے تو پھر ایک بدمعاش شاعر جو راست بازی اور راست بازوں کا دشمن اور ہمیشہ حق کی مخالفت کے لئے قلم اٹھاتا اور افتراؤں سے کام لیتا ہے خدا کا ملہم کہلائے گا۔ دنیا میں ناولوں وغیرہ میں جادو بیانیاں پائی جاتی ہیں اور تم دیکھتے ہو کہ اس طرح سراسر باطل مگر مسلسل مضمون لوگوں کے دلوں میں پڑتے ہیں۔ کیا ہم اُن کو الہام کہہ سکتے ہیں؟ بلکہ اگر الہام صرف دل میں بعض باتیں پڑ جانے کا نام ہے تو ایک چور بھی ملہم کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ بسا اوقات فکر کر کے اچھے اچھے طریق نقب زنی کے نکال لیتا ہے اور عمدہ عمدہ تدبیریں ڈاکہ مارنے اور خونِ ناحق کرنے کی اس کے دل میں گزر جاتی ہیں تو کیا لائق ہے کہ ہم ان تمام ناپاک طریقوں کا نام الہام رکھ دیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ اُن لوگوں کا خیال ہے جن کو اب تک اس سچے خدا کی خبر نہیں جو آپ خاص مکالمہ سے دلوں کو تسلی دیتا اور ناواقفوں کو روحانی علوم سے معرفت بخشتا ہے۔

الہام کیا چیز ہے؟ وہ پاک اور قادر خدا کا ایک برگزیدہ بندہ سے ساتھ یا اسکے ساتھ جس کو برگزیدہ کرنا چاہتا ہے ایک زندہ اور باقدرت کلام کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔ سو جب یہ مکالمہ اور مخاطبہ کافی اور تسلی بخش سلسلہ کے ساتھ شروع ہو جائے اور اس میں خیالاتِ فاسدہ کی تاریکی نہ ہو اور نہ غیر مکتفی اور چند بے سروپا لفظ ہوں اور کلام لذیذ اور پُرحکمت اور پُرشوکت ہو تو وہ خدا کا کلام ہے جس سے وہ اپنے بندے کو تسلی دینا چاہتا ہے اور اپنے تئیں اس پر ظاہر کرتا ہے ہاں کبھی ایک کلام محض امتحان کے طور پر ہوتا ہے اور وہ پورا اور بابرکت سامان ساتھ نہیں رکھتا۔ اس میں خدائے تعالےٰ کے بندے کو اسکی ابتدائی حالت میں آزمایا جاتا ہے تا وہ ایک ذرہ الہام کا مزہ چکھ کر پھر واقعی طور پر اپنا حال وقال سچے ملہموں کی طرح بناوے یا ٹھوکر کھاوے۔ پس اگر وہ حقیقی راستبازی صدیقوں کی طرح اختیار نہیں کرتا تو اس نعمت کے کمال سے محروم رہ جاتا ہے اور صرف بے ہودہ لاف زنی اسکے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ کروڑہا نیک بندوں کو الہام ہوتا رہا ہے مگر ان کا مرتبہ خدا کے نزدیک ایک درجہ کا نہیں بلکہ خدا کے پاک نبی جو پہلے درجہ پر کمال صفائی سے خدا کا الہام پانیوالے ہیں وہ بھی مرتبہ میں برابر نہیں۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:- تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ یعنی بعض نبیوں کو بعض نبیوں پر فضیلت ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ الہام محض فضل ہے اور فضیلت کے وجود میں اسکو دخل نہیں۔ بلکہ فضیلت اس صدق اور اخلاص اور وفاداری کی قدر پر ہے جس کو خدا جانتا ہے۔ ہاں الہام بھی اگر اپنی بابرکت شرائط کے ساتھ ہو تو وہ بھی ان کا ایک پھل ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۸۸ تا ۱۹۱)

دمِ مسیح بغیر اب مقابلہ ہی نہیں

اگر خُدا سے تعارف ترا ہُوا ہی نہیں
تو اپنے آپ کا بھی تجھ کو کچھ پتا ہی نہیں

تُو اقتدار کا طالب ہے جس خُدا کے لئے
وہ ایک بُت ہی ہے پتھر کا وہ خدا ہی نہیں

تُو اس کو اپنی سیاست کے ناپ سے مت ناپ
کہ تُو خدا کی سیاست سے آشنا ہی نہیں

حسین اب بھی ہیں ابنِ زیاد اب بھی ہیں
لہو کا پیاسا فقط دشتِ کربلا ہی نہیں

ہے بر و بحر میں رقصاں فساد اے تنویرؔ
دمِ مسیح بغیر اب مقابلہ ہی نہیں

خلافت ثالثہ کی تحریکات ـــــ اور ہماری ذمہ داریاں

تقریر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۳)

اسی خطبہ میں حضور نے ارشاد فرمایا:-

(الف) "ہر وہ شخص جو موصی ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ قرآن کریم کی تفسیر پڑھنے کی کوشش کرتا رہتا ہو۔"

(ب) "آج میں ہر اس موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہے یہ ذمہ داری بھی ڈالنا چاہتا ہوں کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں۔"

(ج) "ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے یا اور ایسے احمدی کہ جن کا غذا کی نگاہ میں وہ راعی ہے قرآن کریم پڑھتے ہیں اور قرآن کریم کے سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہیئے۔"

(د) "خدام الاحمدیہ کی تنظیم اپنے طور پر بحیثیت خدام الاحمدیہ اس بات کا جائزہ لے۔ اور نگرانی کرے کہ کوئی خادم اور طفل ایسا نہ ہو۔ جو قرآن کریم نہ جانتا ہو یا مزید علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کر رہا ہو۔"

(ہ) "لجنہ اماء اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کرے کہ ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور ناصرات الاحمدیہ ان لوگوں کی نگرانی میں جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے قرآن کریم پڑھ رہی ہیں یا نہیں؟"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

ان وضح ارشادات میں حضرت امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو تعلیم قرآن کریم کی سکیم سے آگاہ فرمایا۔ حضور نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ:-

"قرآن کریم ہماری زندگی اور روح ہے اگر اس روح کو ہم اپنے نفس اور اپنے ماحول میں زندہ نہ رکھیں۔ تو دوسرے لاشوں کی طرح ہم بھی ایک لاشہ ہونگے خدا کی نگاہ میں ایک زندہ فرد یا ایک زندہ جماعت نہیں سمجھے جائیں گے۔"

(الفضل ۲۲/۹)

تعلیم قرآن کریم کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری تمام افراد جماعت پر ہے۔ اور تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ پر ہے تمام ذیلی تنظیموں پر ہے۔ حضور نے اس کے لئے مرکز میں پانچ رکنی ایک نگران کمیٹی مقرر فرمائی اور نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) جاری فرمائی ہے۔ نیز یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ ہر جماعت میں

(۱) امیر یا صدر
(۲) سیکرٹری اصلاح و ارشاد
(۳) صدر موصیان
(۴) قائد خدام الاحمدیہ
(۵) زعیم انصار اللہ

پر مشتمل کمیٹی اس سکیم کو عملی جامہ پہنائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی مقرر فرمودہ لائنوں پر یہ سکیم کامیابی سے جاری ہے۔

وقف عارضی کا اجراء

وقف عارضی کی سکیم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک خاص نہایت اہم اور دور رس نتائج کی حامل سکیم ہے۔ ۱۹۶۶ء کے آغاز میں حضور نے اسے جاری فرمایا۔ اس بارے میں حضور کے چند ارشادات یہ ہیں فرمایا۔

(۱) "میں جماعت کو یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے۔ اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے انہیں بجالانے کی پوری کوشش کریں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض دوست مالی لحاظ سے زیادہ لمبا سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے جو دوست دو ہفتہ سے چھ ہفتے کا عرصہ میری اس تحریک کے نتیجہ میں وقف کریں۔ وہ ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیں کہ مثلاً سو میل تک اپنے خرچ پر سفر کرنے کے قابل ہیں یا دو سو میل یا چار سو میل یا پانچ سو میل تک اپنے خرچ پر سفر کر سکتے ہیں بہرحال جس قدر بھی ان کی مالی استطاعت ہو وہ ذکر کر دیں۔ تا انہیں اس کے مطابق مناسب جگہ پر بھجوایا جا سکے۔"

(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

(۲) "بڑے بڑے کام جو ان دوستوں کو کرنے پڑیں گے۔ ان میں ایک تو قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور قرآن کریم باترجمہ پڑھنے کی جو مہم جماعت میں جاری کی گئی ہے اس کی اچھی نگرانی کرنا ہوگی۔ اور اسے منظم کرنا ہوگا۔ دوسرے بہت سی جماعتوں کے متعلق ایسی شکایتیں بھی آتی رہتی ہیں کہ ان میں بعض دوست ایمانی لحاظ سے یا جماعتی کاموں کے لحاظ سے اتنے چست نہیں جتنا ایک احمدی کو ہونا چاہیئے ان دوستوں (واقفین) سے ایسے احباب کی اصلاح اور تربیت کا کام بھی لیا جائے گا۔" (ایضاً)

(۳) "جو دوست گورنمنٹ یا کسی اور ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے۔ وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں۔ اور انہیں اس منصوبہ کے تحت خرچ کریں۔ اسی طرح کالجوں کے پروفیسر صاحبان، لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔"

(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

(۴) "وقف عارضی میں مجھے ہر سال کم از کم پانچ ہزار واقف چاہئیں۔ اس کے بغیر ہم صحیح رنگ میں تربیت نہیں کر سکتے۔" (الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

(۵) "جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

"وقف عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں۔ اور بار بار پیش کریں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہو۔ اور اس کے راستہ میں کوئی دشواری نہ ہو کہ جس کو دور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو۔ تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہیئے لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے۔"

(الفضل ۱۷ نومبر ۱۹۶۷ء)

(۶) وقف عارضی کے دور ثانی کی پہلی سہ ماہی (یکم جنوری ۱۹۶۹ء تا آخر جولائی ۱۹۶۹ء) میں واقفین کے ایک ہزار وفود مقرر کئے گئے۔ اس پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

(الف) "یہ سہ ماہی جو گزر گئی ہے ایسی تھی جس میں طالب علم وقف عارضی کی غرض سے باہر جا سکتے تھے۔ اور میرے خیال میں بہت سے طالب علم گئے ہوں گے۔ آئندہ سہ ماہیوں میں ایسے نوجوان جو کالج اور سکول میں پڑھنے والے ہیں کم ملیں گے۔ لیکن کم از کم اس تعداد کو جو گزشتہ سہ ماہی میں وقف عارضی میں جا چکی ہے۔ پورا کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ گو یہ تعداد بھی ہماری ضرورت کے لحاظ سے کم ہے۔ لیکن ابھی ابتدا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق دے گا۔ اور وہ اور ترقی کرے گی انشاء اللہ۔"

(ب) "مربیوں کو بھی چاہیئے اور تمام عہدہ داروں کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی تلقین کرے۔ کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے۔ اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کو نباہنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین"

(الفضل ۲۰ اگست ۱۹۶۹ء)

معزز بھائیو! اللہ تعالیٰ کا فضل عمیم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک کو بھی اس نے کامیابی عطا فرمائی ہے۔ ہر سال ہزاروں واقفین وقف عارضی مغربی و مشرقی پاکستان کی جماعتوں میں تعلیم قرآن و تربیت جماعت کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ان کے ذریعہ سینکڑوں افراد جوان، بوڑھے اور بچے قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں۔ مستورات میں وقف کرنے والی معزز بہنوں کے ذریعہ عورتوں کی تربیت اور ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فریضہ

خوش اسلوبی سے ادا ہو رہا ہے۔ بیرونی ممالک میں بھی متعدد احباب وقف عارضی میں شمولیت کرکے حضرت امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہہ رہے ہیں۔ تفصیل کا یہ موقعہ نہیں۔ مختصراً عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفین وقف عارضی میں ہر طبقہ کے احباب شمولیت کر رہے ہیں۔ ان کے کام کی ایمان افزا رپورٹیں بہت خوشکن ہوتی ہیں۔ جب بڑے بڑے معزز احباب گاؤں کی جماعتوں میں جاتے ہیں اور خود کھانا پکاتے ہیں تو اس کا ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ یہ تحریک خود واقفین کے روحانی ارتقا کے لئے اکسیر ثابت ہو رہی ہے۔ الحمد للہ

اب ضرورت ہے کہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اور بڑھ چڑھ کر خلوص سے کام لے کر اپنے نام فہرست واقفین وقف عارضی میں شامل کرائیں۔ اس کے لئے مطبوعہ فارم پر کرنا مناسب ہے۔ جو دفتر سے ہر وقت مل سکتے ہیں جلسہ گاہ میں وقف عارضی کا جو عارضی خیمہ ہے۔ وہاں سے بھی احباب یہ فارم حاصل فرما سکتے ہیں۔ بہرحال اس طرف پوری اور بھرپور توجہ کی ضرورت ہے

اس جگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ تحریک تعلیم قرآن اور تحریک وقف عارضی کوئی ہنگامی تحریکیں نہیں ہیں بلکہ یہ مستقل اور دائمی تحریکیں ہیں۔ اور ان میں ہمیشہ اور ہر سال حصہ لینا لازمی اور ضروری ہے۔

وقف بعد ریٹائرمنٹ

وقف کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف بعد ریٹائرمنٹ کی تحریک کو بھی باقاعدہ بنا دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان ملازمت یا کاروبار کے دوران اپنے آپ کو تیار کرتا رہے۔ تاکہ جب وہ ملازمت اور کاروبار سے فارغ ہو اور اسے فرصت ملے تو اسے حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ خدمت دین کے لئے منتخب فرمالیں۔ ایسے احباب اپنی درخواستیں حضور کی خدمت میں بھیجتے ہیں جو دفتر نظارت میں حضور کے نوٹ کے ساتھ آجاتی ہیں۔ اور انہیں سالانہ ایک دینی نصاب تعلیم دیا جاتا ہے جسے وہ اپنے طور پر پڑھتے رہتے ہیں۔ اس کا امتحان بھی لیا جاتا ہے۔ یہ بھی ایک نہایت مبارک تحریک ہے۔ لازم احباب کو اس کی طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ فی الحال اس میں ساٹھ کے قریب احباب شامل ہیں۔ ان میں سے دو دوست (ایک ڈاکٹر اور ایک ٹیچر) ابھی حال ہی میں مغربی افریقہ اور اندرون پاکستان خدمت کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔

اطعموا الجائع کی تحریک

اخوت باہمی کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اطعموا الجائع کی تحریک فرمائی۔ آپ نے فرمایا:۔

"آج میں ہر ایک کو جو ہماری کسی جماعت کا عہدہ دار ہے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے اس بات کا کہ اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ آپ کو خدا کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔ اگر کسی وجہ سے آپ کا محلہ یا جماعت اس محتاج کی مدد کرنے کے قابل نہ ہو تو آپ کا فرض ہے کہ مجھے اطلاع دیں۔ میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے گا کہ میں ایسے ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کر دوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

یہ ایک اہم ذمہ داری ہے آپ کا فرض ہے کہ آپ اس کو ہر وقت یاد رکھیں۔ اور اس کے متعلق ہر وقت سوچتے رہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسی بات ہے جس پر عمل کرنے سے بڑے خوشکن نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔"

(الفضل ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء)

جماعتوں کے امراء کی طرف سے اس بارے میں تسلی بخش رپورٹیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ امسال ربوہ کے مستحقین کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر نگرانی امور عامہ نظارت کے ذریعہ ۸۳۲ من گندم جماعتی انتظام سے تقسیم ہوئی ہے۔

مجلس ارشاد مرکزیہ

احباب جماعت کی علمی اور تحقیقی ترقی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس ارشاد مرکزیہ کا اپنی نگرانی میں باقاعدہ قیام فرمایا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منظور فرمودہ عنوانوں پر مقررہ اصحاب اس مجلس کے اجلاسوں میں اپنے مقالے پڑھتے ہیں۔ رکاوٹی مواقع نہ ہوں تو بالعموم اس مجلس کا اجلاس ماہانہ ہوتا ہے۔ عام طور پر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زیر صدارت اجلاس ہوتے ہیں۔ سامعین کو حضور کے ارشادات سے مستفید ہونے کا بھی موقعہ ملتا رہتا ہے۔ مستورات کے لئے مسجد کے ایک حصہ میں پردہ کا انتظام ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے کہ پاکستان کی مندرجہ ذیل بڑی بڑی جماعتوں میں بھی مرکز کے نہج پر مجلس ارشاد کے جلسے ہوا کریں۔ جس کے لئے حضور نے امراء اور مربیان سلسلہ کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔

(۱) کراچی (۲) حیدرآباد
(۳) کوئٹہ (۴) ملتان
(۵) ساہیوال (۶) لاہور
(۷) لائل پور (۸) سرگودہا
(۹) سیالکوٹ (۱۰) راولپنڈی
(۱۱) پشاور (۱۲) چٹاگانگ
(۱۳) ڈھاکہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ طریق بھی بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ اور جماعت میں ذہنی و علمی ارتقاء بڑھ رہا ہے۔ اور بابرکت لٹریچر پیدا ہو رہا ہے۔ (باقی)

وقف جدید میں حصہ لینا قرآن مجید کی بیکراں برکات میں شامل ہونا ہے۔

وقف جدید کا تمام نظام۔ قرآن مجید کی تعلیم۔ اس کی اشاعت اور اس کو گھر گھر پھیلانے پر مشتمل ہے جو دوست اس بابرکت نظام میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ خود یہ محسوس کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کس قدر وسیع ہیں۔ اور اس کی ستاری۔ حفاظت اور امان کے انداز کتنے پیارے ہیں۔

پس آگے بڑھیں اور ایک حقیر سی خدمت یعنی چھ روپے سالانہ ادا فرما کر اس عظیم الشان نظام اور اس کی برکات میں حصہ لیں۔ جسے آخر اس زمین پر نافذ ہونا ہے۔

(ناظم مال وقف جدید صدر انجمن احمدیہ)

خلافت جوبلی علم انعامی حاصل کرنیوالی مجالس خدام الاحمدیہ

سال ۱۳۴۸ہش/۱۹۶۹ میں مجلس خدام الاحمدیہ کی کارکردگی کے لحاظ سے نمایاں کام کرنے والی مندرجہ ذیل دس مجالس کی نام بہ فہرست ہے۔ ان میں سے دو مجالس ڈرگ روڈ اور لائل پور اوّل قرار پائیں اسی طرح مجلس سرگودہا شہر دوم اور مجلس کراچی سوم نمبر پر آئی۔ بتاریخ ۲۷ فتح ۱۳۴۸ ہجری شمسی کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے مجالس ڈرگ روڈ اور لائل پور کے قائدین کو خلافت جوبلی علم انعامی عطا فرمایا۔ اور سرگودہا اور کراچی کے قائدین کو اسناد خوشنودی عطا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان مجالس کو مبارک کرے۔ اور دوسری مجالس کے اندر بھی یہ اعزاز پانے کی توفیق بخشے۔ آمین

۱۔ مجلس ڈرگ روڈ اوّل
۲۔ " لائل پور "
۳۔ " سرگودہا شہر دوم
۴۔ " کراچی سوم
۵۔ مجلس بھکر
۶۔ مجلس خوشاب
۷۔ " ملتان
۸۔ " گنج مغل پورہ
۹۔ " لاہور شہر
۱۰۔ " ربوہ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت طبیب

کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ میں ایک مستند طبیب استاد کی فوری ضرورت ہے امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی طبیہ کالج کا مستند ہو۔ کسی طبیہ کالج میں پڑھانے کا تجربہ رکھنے والے امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔

تمام درخواستیں پرنسپل صاحب کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ کے نام مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش اور دیگر اسناد کے ساتھ ۱۰ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(پرنسپل کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

حکیم محمد سہیل صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدرآباد

حکیم محمد سہیل صاحب صدر جماعت احمدیہ کمال ڈیرہ ضلع نواب شاہ سندھ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۹ء کو کنڈیارہ میں وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

حکیم صاحب مرحوم کمال ڈیرہ کے رہنے والے تھے اور اس علاقہ کی "میر بحر" قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ کمال ڈیرہ علاقہ سندھ کا وہ قصبہ ہے جہاں سب سے اوّل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی احمدیت قائم ہوئی اور سب سے پہلے احمدیت کو قبول کرنے والے حضرت میاں محمد رمضان صاحب تھے۔ جنہوں نے قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر ۱۸۹۵ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ حکیم محمد سہیل صاحب مرحوم میاں محمد رمضان صاحب کے نواسہ تھے۔

حکیم صاحب مرحوم سے میری واقفیت ۱۹۳۹ء میں ہوئی جب خاکسار مبلغ کی حیثیت سے کمال ڈیرہ گیا۔ اس وقت ان کی جوانی کا عالم تھا۔ اور وہ خدام الاحمدیہ کے قائد اور جماعت کے سیکرٹری مال تھے۔ مجھے یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ مرحوم بڑی ہی مستعدی سے سلسلہ کے کاموں کو سرانجام دیتے ہیں اور دینی کاموں میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرتے ہوئے بشاشت اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔

آپ نمازوں کو پابندی کے ساتھ بجالانے والے اور اسلامی شعار پر قائم تھے دین کے لئے بڑی غیرت رکھنے والے تھے۔ اپنے علاقہ کے بڑے سے بڑے عالم۔ بڑے سے بڑے پیر اور بڑے سے بڑے زمیندار کو بڑی دلیری اور جرأت سے پیغام حق پہنچانے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے۔ اور اس سلسلہ میں ان کے اندر کوئی ڈر اور خوف نہیں تھا۔ وہ ایک نڈر اور بے باک مبلغ تھے۔

جوشِ ایمانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تقریر کا ملکہ بھی عطا کیا ہوا تھا۔ خطوط کے ذریعہ اور تحریری رنگ میں بھی پیغام حق پہنچانے کا فریضہ ادا کرتے رہتے تھے۔

ظاہری علم بے شک معمولی تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کرنے کے نتیجہ میں کافی دینی واقفیت پیدا ہو گئی تھی۔ ان کے مضامین بھی سندھی اخبارات میں شائع ہوتے رہتے تھے اور بعض تبلیغی ٹریکٹ بھی آپ نے شائع کئے تھے۔

بنیادی جمہوریت کے نظام میں اپنے حلقہ کے منتخب ممبر تھے اور اس ممبری کو بھی خدمت دین کا ہی ایک ذریعہ سمجھتے تھے۔

مرکز کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ قریباً ہر سال جلسہ سالانہ میں شامل ہوتے۔ مرکز سے اسی دلی محبت اور وابستگی کی بناء پر اپنے لڑکے کو ربوہ میں تعلیم کے لئے بھجوایا۔ جو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ مرکز کی جملہ تحریکات میں پورے ذوق و شوق اور مستعدی سے حصہ لیتے اور جماعت کے احباب میں بھی ان کو جاری کرنے کی کوشش کرتے ۱۹۴۷ء سے قبل سے ہی جماعت احمدیہ کمال ڈیرہ کے صدر کے عہدے پر فائز ہو چکے تھے۔ اور وفات کے وقت تک اس عہدے پر فائز رہے جماعت کے صوبائی اور ڈویژنل نظام میں بھی ان کے ذمہ فرائض عائد کئے گئے ان میں بھی انہوں نے مقدور بھر کام کیا۔

جماعتی نظام کے ماتحت اور جماعت کی ذیلی تنظیموں کے ماتحت جو جلسے اور اجتماع منعقد کئے جاتے ان میں بھی حتی الامکان شمولیت فرماتے

نومبر ۱۹۶۹ء میں رمضان المبارک کے دوران حیدرآباد آئے اور کہنے لگے۔ کہ مجھے قے اور بلغم میں خون آیا تھا۔ بعض مقامی ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ سِل کا مرض ہے۔ خاکسار نے ان کے ڈاکٹری معائنہ کا انتظام کر دیا۔ معلوم ہوا کہ سِل نہیں۔ ویسے ان کی صحت کافی گری ہوئی تھی۔ ڈاکٹر نے ان کی صحت کی بحالی کے لئے نسخہ تجویز کر دیا۔ اور وہ حیدرآباد سے اپنے گاؤں چلے گئے جلسہ سالانہ سے قبل دسمبر کے مہینہ میں ان پر فالج کا حملہ ہوا۔ علاج کیا گیا۔ مگر جانبر نہ ہو سکے۔ اور ۲۵ دسمبر کو اپنے مولیٰ سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

مرحوم موصی تھے بروقت جنازہ ربوہ پہنچانے کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے امانتاً دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ اور ان کو جنت الفردوس میں مقام عطا کرے ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور حکیم صاحب کی نیکیوں کا ان کو وارث بنائے آمین یا رب العٰلمین

—— ہجرہ ——

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۵ صلح ۱۳۴۹ہش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لینے والی بہنوں کی فہرست معہ ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے۔ فرمایا!

"جزاھن اللّٰہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

ہماری دیگر بہنوں کو جنہوں نے تاحال حصہ نہیں لیا کو بھی چاہیئے کہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی کے ساتھ حضور انور کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قرارداد تعزیت

تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ لاہور۔ سلسلہ کی دیرینہ کارکن اور سیکرٹری خدمتِ خلق لجنہ لاہور محترمہ آپا اقبال بیگم صاحبہ سے ان کے خاوند محترم بھائی شیر محمد صاحب (آسٹریلیا والے) کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں جو عید الفطر کی شب کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی لاہور میں وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں جگہ پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نے عمر عزیز کا بیشتر حصہ آسٹریلیا میں گزارا۔ جہاں وہ تجارت کے ساتھ ساتھ بطور آنریری مبلغ کام کرتے رہے اور لٹریچر وغیرہ کا تمام خرچ خود برداشت کرتے رہے۔ محترمہ آپا اقبال صاحبہ نے اپنے خاوند کی علالت کے زمانہ میں جہاں ان کی خدمت میں کوتاہی نہیں کی۔ وہاں لجنہ لاہور کی طرف سے خدمت خلق کا جو اہم فریضہ ان کے سپرد تھا۔ انہوں نے اسے بھی کما حقہٗ ادا کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

(ممبرات لجنہ اماء اللہ لاہور)

امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

★ اسلئے کہ:۔ حضرت المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے
★ اسلئے کہ:۔ یہ ایک الہامی تحریک ہے
★ اسلئے کہ:۔ امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے

امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھنا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی

مزید تفصیلات کیلئے افسر امانت تحریک جدید ربوہ سے رجوع کریں۔

وصیّت

نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز قادیان اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس غرض سے شائع کی جا رہی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل کے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۷۵۳

منکہ مجیداً خاتون بیوہ سلیم احمد مرحوم قوم شیخ انصاری پیشہ مزدوری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن امروہہ ڈاک خانہ امروہہ ضلع مراد آباد صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸/۱۱/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

ایک مکان جس کی قیمت تقریباً ایک ہزار روپے ہوتے ہیں۔ شمالی سمت نذیر احمد و محمد علی رہتے ہیں۔ اور جنوب سمت سڑک میونسپلٹی مشرق میں علی حسین صاحب رہتے ہیں۔ اور مغرب میں محمد شفیع صاحب رہتے ہیں۔ اس میں زمین ۱۱۹ گز ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہشتی مقبرہ کو کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمدن نہ جائیداد ہے۔ اور میں اپنی گذر اوقات بچوں کی آمدنی پر ہے۔ اس جائیداد کا دسواں حصہ جو کہ مبلغ ایک سو روپے ہوتے ہیں۔ اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں گی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو انجمن کو اختیار ہوگا کہ میری اس جائیداد سے وصول کرے۔ اس کے علاوہ بھی اگر مرنے کے وقت میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی

العبد :۔ نشان انگوٹھا مجیداً خاتون بیوہ سلیم احمد مرحوم ۶۸/۱۱/۲۶

گواہ شد :۔ محمد الطاف بقلم خود۔ امروہہ ضلع مراد آباد۔ محلہ بساون گنج یوپی،

گواہ شد :۔ عبدالوحید بقلم خود امروہہ ضلع مراد آباد۔ محلہ بساون گنج (یوپی)

خاکسار ضمیر احمد امروہہ صدر جماعت احمدیہ

دعائے مغفرت

عزیزم ماسٹر محمد نذیر صاحب آف اورحمہ ضلع سرگودہا کے والد چوہدری نصیر احمد صاحب ولد چوہدری غلام محمد صاحب ۱۳ جنوری ۱۹۷۰ء کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ ہمیشہ لباس نہایت صاف ستھرا اور اُجلا پہنتے تھے۔ قوت فیصلہ اللہ تعالیٰ نے وافر عطا کر رکھی تھی۔ اپنے گاؤں اور دیگر نواحی دیہات کے تنازعات میں عموماً ثالث ہوا کرتے تھے۔ بات کے پکے اور قول کے بہت سچے تھے۔ ہر کام نہایت سوچ بچار اور گہرے غور و فکر سے کرتے۔ برادری میں بڑی نیک شہرت حاصل تھی اور بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ دینی اور رفاہی امور کی سرانجام دہی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جب سے بچوں نے گھر کے کاروبار کو سنبھال لیا تھا دینی جماعتی اور رفاہی امور میں اپنے اوقات کا بہت سا حصہ صرف کرتے تھے۔ چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔ اس وقت آپکی عمر قریباً ۷۰ سال تھی۔ آپ نے تین جوان بیٹے دو بیٹیاں پانچ پوتے اور چار نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(خاکسار چوہدری احمد علی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

قائدین مجالس اپنی مساعی سے آگاہ کریں

اطفال الاحمدیہ کو سترہ آیات زبانی یاد کرانے کے سلسلہ میں قائدین مجالس کا ایک فرض ہے کہ وہ اپنی مساعی سے مرکز کو ساتھ کے ساتھ آگاہ کرتے رہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ جملہ قائدین مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی سے فوری طور پر مرکز کو آگاہ کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام اطفال کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کریں۔ اطفال کی سہولت کے لئے یہ آیات موٹے حروف میں طبع کروائی گئی ہیں۔ جن مجالس کو ضرورت ہو وہ مجلس مرکزیہ سے طلب فرمائیں۔ قائدین اضلاع بھی اپنی ضرورت سے آگاہ فرمائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بڑے بھائی ملک عبدالمالک صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل سول ہسپتال سیالکوٹ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبدالرفیق ولد ملک عبدالحفیظ دار الحفیظ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

۲۔ خاکسار کی نواسی امۃ الاعلیٰ اکثر بیمار رہتی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی کامل صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(شیخ) عبدالرحمٰن ۱۷/۳۲ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ)

۳۔ میری لڑکی رفیقہ کوثر سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ماسٹر امیر عالم لیہ)

۴۔ میرا بچہ عزیز عبدالمجید یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو موٹر کے حادثہ میں وفات پا گیا تھا اس صدمہ کے زیر اثر خاکسار کی بیوی اور دو بچے بھی سخت بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بزرگان جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

(خاکسار عبدالحمید چوکیدار طبیہ کالج ربوہ)

۵۔ میری بیوی بعارضہ ورم اور درد گردہ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے (خورشید احمد گھٹیالیاں بر دستہ بدوملہی)

۶۔ میرے والد چوہدری فضل کریم احمد صاحب ابن مولوی نور احمد صاحب مرحوم لودھی ننگل والے عرصہ ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (چوہدری حفیظ احمد بھٹی یونیورسل انجنیئرنگ ورکس ناظم آباد کراچی)

۷۔ میرا چھوٹا بھائی عزیزم بشارت علی خان لاٹانا شدید سردی لگ جانے کی وجہ سے سینہ کی درد میں مبتلا ہو گیا جس کی وجہ سے منہ کے راستہ خون جاری ہو گیا۔ اور عزیز کو فوراً میو ہسپتال میں داخل کرانا پڑا احباب جماعت دعا فرما دیں۔ خدا صحت کاملہ اور شفائے عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز اس عاجز کے لئے بھی دعا کریں کہ مولیٰ کریم مجھے بھی امراض قلب سے صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار ایچ نور علی خان حلقہ سول لائن لاہور)

۸۔ مکرم سید عبدالسلام صاحب معلم وقف جدید علی پور ضلع مظفر گڑھ کو بس کے حادثہ میں سر اور بازوؤں پر چوٹیں آئی ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ آپ کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبدالغنی بہاولپوری وقف زندگی ملہجوہ)

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں
ایک ضروری التماس

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کا سال ۱۳۴۹-۵۰ ہش کے لئے قیادت کا انتخاب ہونا ضروری ہے۔ جن مجالس کے قائد کا انتخاب تاحال نہیں ہوا۔ براہ کرم ان کا انتخاب کروا کر قواعد کے مطابق رپورٹ صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بغداد میں سازش کے الزام میں ۳۶ ملزموں کو سزائے موت

بغداد ۲۳ جنوری۔ عراق اور ایران دونوں نے اپنے اپنے سفیروں کو واپس بلالیا ہے حکومت عراق کے مطالبہ پر عراق میں تین ایرانی قونصل خانے بند کر دیئے گئے ہیں۔ ادھر ایران نے بھی اپنے ملک میں تمام قونصل خانے بند کر دیے ہیں یاد رہے کہ منگل کے روز حکومت عراق کے تختہ الٹنے کی سازش کے انکشاف کے بعد عراق نے یہ الزام عائد کیا تھا کہ اس سازش میں ایران کا ہاتھ تھا ایران نے عراق کا یہ الزام مسترد کر دیا تھا اور فوری طور پر عراقی سفیر فوجی اتاشی اور عراق سفارت خانے کے تین اور ارکان کی واپسی کا مطالبہ کیا تھا۔ کل دونوں حکومتوں کے مطالبہ کے مطابق ایران اور عراق کے سفیر بغداد اور تہران سے اپنے اپنے ملکوں کو واپس چلے گئے۔

گذشتہ ۲۴ گھنٹوں کے دوران عراق کی انقلابی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کرنے والے ۳۶ ملزموں کو سزائے موت دی گئی ہے ان میں سے ۲۹ افراد کو پرسوں اور سات افراد کو کل سہ پہر سزائے موت دی گئی پہلی جن ۲۹ افراد کو سزائیں دی گئیں ان میں سے چھ افسروں کو گولی ماری گئی اور ایک شہری کو پھانسی دی گئی

بھارتی ہائی کمیشن کا ایک رکن جعل سازی پر پکڑا گیا

راولپنڈی ۲۳ جنوری۔ اسلام آباد پولیس نے بھارتی ہائی کمیشن کے ایک رکن کو ایک ایسے سکوٹر پر گھومتے ہوئے روک لیا۔ جس پر غلط رجسٹریشن نمبر لگایا گیا تھا۔ پولیس نے اس سفارتی نمائندے کے خلاف مقدمہ درج کر کے اسے چلے جانے کی اجازت دے دی اسلام آباد پولیس نے آج معمول کے مطابق چیکنگ کے دوران ملوڈی سینما کے نزدیک ایک سکوٹر کو روکا جس پر آر آئی بی ۲۴۳۸ نمبر درج تھا تحقیقات پر معلوم ہوا ہے کہ یہ نمبر جعلی ہے

اس سکوٹر کا اصل رجسٹریشن نمبر ایکس ۱۰۲۷ ہے جو پولیس رجسٹریشن حکام نے بھارتی سفارت خانے کے سکوٹر کے لئے منظور کیا تھا۔ پولیس نے سکوٹر سوار پی ایس کپور کے خلاف مقدمہ درج کرنے کے بعد انہیں جانے کی اجازت دے دی۔ کپور بھارتی ہائی کمیشن کا کلرک ہے۔ اسی دوران بھارتی ہائی کمیشن کا ایک اور رکن ایک اور سکوٹر پر سوار بھاگ جانے میں کامیاب ہو گیا اس نے بھی اپنے سکوٹر پر غلط رجسٹریشن نمبر آر آئی اے ۶۲۲۴ لگا رکھا تھا۔ واضح رہے غیر ملکی سفارت خانے کی گاڑیوں کے لئے خاص سفارتی رجسٹریشن نمبر دیئے جاتے ہیں لیکن بھارتی ہائی کمیشن کے ارکان اپنی گاڑیوں پر جعلی نمبر لگا کر تخریب پسندانہ سرگرمیوں کے لئے گھوم رہے تھے۔ واضح رہے کچھ عرصہ پہلے یہاں ایوب پارک میں بھارتی ہائی کمشن کا ایک رکن ایک شخص سے اہم کاغذات وصول کرتا ہوا پکڑا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس کی تحقیقات کے علاوہ وزارت خارجہ بھی بھارتی ہائی کمیشن کے عملے کی تخریب پسندانہ سرگرمیوں پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔

والئی ابوظہبی کو گرم جوشی سے رخصت کیا گیا

کراچی ۲۳ جنوری۔ فرماں روائے ابوظبی شیخ زید بن سلطان النہیان کل راولپنڈی سے کراچی پہنچے روانگی سے پیشتر چکلالہ کے ہوائی اڈہ پر انہیں بڑی گرم جوشی سے رخصت کیا گیا۔ صدر یحییٰ خان معزز مہمانوں کو الوداع کہنے کے لئے خود ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ ابوظبی کے حکمران نے طیارہ میں سوار ہونے سے پیشتر بری اور ہوائی فوج کے ایک دستے کے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا اور سلامی لی انہوں نے الوداع کہنے کے لئے آئے ہوئے مرکزی وزراء اعلیٰ فوجی و سول حکام اور ممتاز شہریوں سے مصافحہ کیا انہیں صدر مملکت نے ان کے دورہ کی تصاویر کا البم بھی پیش کیا۔ راولپنڈی میں قیام کے دوران شیخ زید بن سلطان نے صدر مملکت سے باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔

شہزادہ کریم آغا خان کو پرتپاک الوداع

لاہور ۲۳ جنوری۔ اسماعیلیوں کے پیشوا شہزادہ کریم آغا خان اور شہزادی سلیمہ صوبائی دارالحکومت سے چار روزہ دورہ کے بعد کل جمہوریہ (مشرقی پاکستان) روانہ ہوئے تو انہیں بڑی گرم جوشی سے رخصت کیا گیا صوبائی گورنر ایئر مارشل نور خان اور بیگم فرحت نور خان نے انہیں الوداع کہا ان کے علاوہ ہوائی اڈے پر اعلیٰ سرکاری و فوجی افسر اور ممتاز شہری بھی موجود تھے۔ گورنر نے معزز مہمان کو ان کے دورے کی تصاویر پر مشتمل البم بھی پیش کیا۔ اپنے دورے میں شہزادہ کریم آغا خان مختصر دورے پر سرگودہا اور ملتان بھی گئے جہاں انہوں نے اسماعیلیوں سے ملاقات کی۔

چین اور امریکہ کے مذاکرات

وارسا ۲۳ جنوری۔ باخبر ذرائع کے مطابق امریکہ اور عوامی جمہوریہ چین کے مابین آئندہ مذاکرات کراچی میں ہوں گے۔ ان حلقوں نے کراچی کے علاوہ جنیوا یا سٹاک ہالم میں بھی مذاکرات کا امکان ظاہر کیا وارسا میں مذاکرات میں امریکی مندوب مسٹر والٹر سٹوسل مذاکرات کے متعلق تفصیلی رپورٹ کے لئے واشنگٹن واپس پہنچ گئے ہیں چین کے مندوب بھی اپنی حکومت کو رپورٹ پیش کرنے کے لئے عنقریب پیکنگ جا رہے ہیں۔ دونوں حکومتوں کی مذاکرات کی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد مذاکرات کی اگلی تاریخ مقرر کی جائے گی۔

کراچی میں فولاد سازی کے کارخانہ کی تعمیر

اسلام آباد ۲۳ جنوری۔ اسلام آباد میں کل ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں جس کے تحت روسی ماہر ایک ماہ کے اندر پاکستان آئیں گے اور کراچی سٹیل مل پراجیکٹ کا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ ۲۲ ہفتوں کے اندر پیش کر دیں گے۔ کراچی سٹیل مل کارپوریشن کے چیئرمین جناب ایس ایم یوسف جنہوں نے اس معاہدہ پر دستخط کئے انہوں نے کہا کہ یہ سروے رپورٹ مل کے منصوبے کی تکمیل کے لئے پہلا لازمی قدم ہے۔

اس کارخانہ کی تعمیر کے سلسلہ میں برطانوی ماہر رپورٹ پیش کر چکے ہیں جس کے مطابق لاگت کا تخمینہ ۱۸ ارب روپے لگایا گیا ہے روسی ماہروں کی رپورٹ کے بعد لاگت کے تخمینہ کی رقم میں تبدیلی کا امکان ہے اس کے علاوہ فنی امداد کے ذرائع میں بھی تبدیلی کا امکان ہے روسی ماہر جو رپورٹ پیش کریں گے اس میں سٹیل مل میں نصب کی جانے والی مشینوں کے نمونے فراہم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

کتاب

اسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم، کیپٹل ازم، اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے، کارڈ آنے پر مفت، پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر، ایڈووکیٹ سمن آباد۔ لائل پور

خریداران الفضل سے گذارش

خریداران الفضل کے پتہ جات کی پٹیں عنقریب دوبارہ شائع کی جا رہی ہیں جن احباب نے اپنے پتہ میں کوئی درستی کروانی ہو یا اپنا پتہ تبدیل کروانا ہو تو براہ مہربانی اپنے خریداری نمبر کے حوالے سے اطلاع دیں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۵/۱۲/۶۹ کو بعد از نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبد المنان خان ایم ایس سی کیمیکل انجینئر کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ ڈاکٹر رعنا نسرین صاحبہ بنت مکرم صلاح الدین مارکیٹنگ مینجر کوہ نور رایان مل مبلغ بارہ ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت فرمائے

(عبد الباسط خان احمدیہ بلڈنگ سول لائن لاہور)

۲۲

دلچسپ اور مفید طبی تجربات

بواسیر کی حیرت انگیز دوا پائلز کیور (PILES CURE)

استعمال کرنے کے بعد مکرم ارشاد علی خان صاحب سینئل بنک آف پاکستان پرنسپل آفس لاہور تحریر فرماتے ہیں

"ملک اسرار کو پرانی بواسیر کا عارضہ تھا میں نے پائلز کیور کی چار خوراکیں استعمال کیں جس کی وجہ سے اس موذی مرض سے مکمل طور سے نجات حاصل کر لی"

بڑے بڑے شہروں کے اچھے میڈیکل سٹورز سے دستیاب ہے مکمل کورس ۷ روپے ڈاک خرچ ۲ روپے۔ سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن کیور ہومیو لیبارٹریز رجسٹرڈ ۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائد اعظم لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بکیمی گول بازار ربوہ

توبہ اصلاح کا حقیقی علاج اور مایوسی کو دور کرنے کا ایک زبردست ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ انسان کے لئے لامتناہی ترقیات کا دروازہ کھول دیا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ توبہ کی حقیقت اور اس کے عظیم الشان ثمرات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"بعض لوگ توبہ کے مسئلہ کے متعلق اپنی نادانی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ کھولنے سے بدی کا دروازہ بھی ساتھ ہی کھل جاتا ہے اور بجائے اخلاق میں ترقی کرنے کے انسان بداخلاقی کے ارتکاب پر اور بھی دلیر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں جب چاہوں گا توبہ کر لوں گا۔ اور خدا سے صلح کر لوں گا۔ لیکن یہ خیال بالکل غلط اور توبہ کی حقیقت کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے "جب چاہوں گا توبہ کر لوں گا" کا خیال کبھی ایک عقلمند انسان کے دل میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے کیا معلوم ہے کہ میں کب مروں گا اگر اچانک موت آجائے تو توبہ کس وقت کرے گا۔

علاوہ ازیں توبہ کی حقیقت کو یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ توبہ کوئی آسان امر نہیں اور نہ انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ جب چاہے اپنی مرضی سے توبہ کر لے۔ کیونکہ توبہ اس عظیم الشان تغیر کا نام ہے جو انسان کے قلب کے اندر پیدا ہو کر اسی کو بالکل گداز کر دیتا ہے اور اس کی ماہیت کو ہی بدل ڈالتا ہے۔

توبہ کے معنے جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے اپنے پچھلے گناہوں پر شدید ندامت کا اظہار کرنے اور آئندہ کے لئے پورے طور پر خدا تعالیٰ سے صلح کر لینے اور اپنی اصلاح کا پختہ عہد کر لینے کے ہیں۔ اب یہ حالت یک دم کس طرح پیدا ہو سکتی ہے یہ حالت تو ایک لمبی کوشش اور محنت کے نتیجہ میں پیدا ہوگی۔ ہاں شاذ و نادر کے طور پر یک دم بھی پیدا ہو سکتی ہے مگر جب بھی ایسا ہوگا کسی عظیم الشان تغیر کی وجہ سے ہوگا۔ جو آتش فشاں مادہ کی طرح اس کی ہستی کو ہی بالکل بدل دے اور ایسے تغیرات بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہیں۔ پس توبہ کی وجہ سے کوئی شخص گناہ پر دلیر نہیں ہو سکتا بلکہ توبہ اصلاح کا حقیقی علاج اور مایوسی کو دور کرنے کا ایک زبردست ذریعہ ہے جو انسان کو کوشش اور ہمت پر اکساتا ہے اور یہ دھوکہ کہ توبہ گناہ پر اکساتی ہے محض عربی زبان کی ناواقفیت اور اس خیال کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے کہ توبہ اس امر کا نام ہے کہ انسان کہہ دے کہ یا اللہ میرے گناہ معاف کر حالانکہ گناہوں کی معافی طلب کرنے کا نام توبہ نہیں بلکہ استغفار ہے۔ توبہ گناہوں کی معافی طلب کرنے کو نہیں کہتے بلکہ گناہوں کی معافی سچی توبہ کا صحیح نتیجہ ہوتا ہے اور اس دروازہ کو کھول کر اسلام نے انسانی روح کو مایوسی کا شکار ہونے سے بچا لیا ہے بلکہ اس کے لئے لامتناہی ترقیات کا دروازہ کھول دیا ہے۔ کیونکہ جب انسان کو معلوم ہو جائے کہ اس کے لئے ترقی کا دروازہ کھلا ہے اور وہ بھی پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے تو وہ ہمت نہیں ہارتا۔ اور اپنی اصلاح کی فکر میں لگا رہتا ہے اور آخر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے اور اس کی روح ہر قسم کی سفلی آلائشوں سے پاک ہو کر عالم بالا کی طرف پرواز کرنے لگتی ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صـ۱۴۷)

مجاہدین توجہ کریں

۲ر فروری ۱۹۷۰ء سے مجاہد ٹریننگ شروع ہو رہی ہے تمام مجاہدین سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے ضروری تیاری کر لیں اور یکم فروری کو مجھ سے مل کر ٹریننگ کے اوقات اور پروگرام کا علم حاصل کر لیں کوئی مجاہد غیر حاضر نہ ہو۔ (محمد قاسم خالد آف [illegible]

مجاہد کمپنی کی نظر۔ ربوہ)

قربِ الٰہی اور سکونِ قلب حاصل کرنے کا طریق

انسان بالعموم دنیا میں مال و متاع کا خواہش مند اور اولاد کا متمنی ہوتا ہے کہ یہ چیزیں اس کے لئے دنیا بھر کی نعمتیں اور سکونِ قلب مہیا کرنے کا باعث ہوں گی۔ مگر بسا اوقات اس کے اموال اور اولاد اس کے لئے رحمت کی بجائے زحمت بن جاتی ہے اور اسے سکونِ قلب مہیا کرنے کی بجائے اس کے لئے پریشانی کا باعث بن جاتی ہے۔ انسان کو سکونِ قلب اور دل کی راحت محض اللہ تعالیٰ کی محبت کی آغوش ہی میں میسر آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب اس کی حقیقی معرفت اور اس سے دلی وابستگی سے حاصل ہوتا ہے جس کے لئے اس کی رضا اور خوشنودی کی راہوں کی تلاش اور ان پر گامزن ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ

(السبا ع۵)

ترجمہ: اور تمہارے مال اور تمہاری اولادیں ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنا دیں۔ جو ایمان لاتا ہے اور اس کے مناسب حال عمل کرتا ہے (وہی ہمارا مقرب ہوتا ہے) اور ایسے ہی لوگوں کو ان کے اچھے اعمال کی وجہ سے بڑھ بڑھ کر بدلے ملیں گے اور وہ بالا خانوں میں امن سے زندگی بسر کریں گے۔

پس اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے وقف کیجئے اور اپنے اموال کو اس کی رضا کی راہوں میں خرچ کیجئے۔ تا ان اعمالِ صالحہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور اطمینان و سکونِ قلب نصیب ہو۔ اور آپ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کے وارث ہوں۔

(خاکسار محبوب عالم خالد۔ ناظر بیت المال آمد)

ہفتۂ قرآن مجید

مجلس مشاورت ۱۹۶۹ء (۱۳۴۸ ہش) کی تعلیم القرآن سب کمیٹی نے ایک تجویز پیش کی تھی کہ :۔

"ساری جماعتوں میں ایک ہفتہ قرآن مجید منایا جائے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تجویز کو منظور فرما لیا ہے۔

اب حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ سب جماعتیں مورخہ یکم امان ۱۳۴۹ ہش تا ۷ر امان ۱۳۴۹ ہش مطابق یکم مارچ ۷۰ء تا ۷ر مارچ ۷۰ء ہفتہ قرآن مجید منائیں گی۔

تفصیلی پروگرام جلد شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

درخواستِ دعا

خاکسار کو کئی سال سے پیٹ میں درد کی تکلیف ہے اس کی وجہ سے اب جسم میں بھی ہر وقت تھکاوٹ رہتی ہے ٹانگوں میں درد رہتا ہے جس کی وجہ سے از حد پریشانی ہے احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ خاکسار کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال و ناظم مجلس خدام الاحمدیہ [illegible] ضلع گوجرانوالہ)